مولانا محمد ابراہیم فانی

تعارف و تبصرہ کتب

زاد لمنتهى شرح سنن الترمذی (عربی) زعیم الاسلام مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ
تحقیق و تعلیق : شیخ التفسیر والحدیث علامہ ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب مدظلہ
ضخامت : ۴۸۸ صفحات۔ قیمت : درج نہیں ناشر : مکتبہ الجہاد اکوڑہ خٹک

مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قدس سرہ کی شخصیت و عبقریت محتاج تعارف و تعریف نہیں۔ جہاں سیاسی میدان میں آپ کی قیادت و سیادت مسلم تھی وہاں علمی و تحقیقی دنیا میں آپ کا منفرد مقام تھا فقہی جزئیات اور ادق مسائل میں آپ کی فقہیانہ شان قابل رشک تھی۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ آپ کی محدثانہ جلالتِ قدر عظمت کی بلندیوں پر فائز تھی آپ نے ایک طویل عرصہ تک مسند افتاء اور حدیث کو زینت بخشی۔ اس عرصہ میں آپ کے قلم سے ہزاروں تحقیقی فتاویٰ اور علمی جوابات معرض وجود میں آئے۔ جس سے آج ایک دنیا مستفید ہو رہی ہے۔ علم حدیث کی مشہور کتابیں سنن ترمذی شریف اور صحیح بخاری شریف قاسم العلوم ملتان میں آپ کی زیر تدریس رہیں جس کی وجہ سے طلباء کا ایک جم غفیر اس شمع علوم ہو یہ علی صاحبہا الف الف تحیہ کے گرد ہوتا۔ اور اس چشمہ ھدی اور عین صافیہ سے اپنی علمی تشنگی بجھاتے۔

زیر تبصرہ کتاب اس عبقری شخصیت کے وہ امالی ہیں جو دوران تدریس ترمذی شریف جمع کئے گئے۔ حضرت مفتی صاحب قدس سرہ نے فصیح عربی زبان میں اس پر تحقیق کی اور انتہائی امعان نظر کے ساتھ اس کا مجموعہ تیار کیا۔ حضرت مرحوم نے اپنی تمام تر سیاسی مصروفیات کے باوجود اس کی طرف اپنی توجہ مرکوز رکھی حتی کہ جب تحریک نظام مصطفیٰ کے دوران جس کی قیادت کا سہرہ آپ کے سر باندھا گیا تھا آپ پس دیوار زنداں ہوئے۔ تو آپ نے یہ موقعہ فرصت جانا اور جیل میں بھی اس کی تسوید و تصحیح میں مشغول رہے آپ کی یہ شدید خواہش تھی کہ یہ مجموعہ آپ کی زندگی اور حیات مستعار ہی میں معرض اشاعت و طباعت میں آئے مگر افسوس کہ زندگی نے وفا نہ کی اور اس کی اشاعت و طباعت سے قبل ہی آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور عربی شاعر کے مصرعہ کے مصداق فکم من حسرة تحت التراب آپ اپنی یہ دیرینہ آرزو اپنے سینے میں لئے راہی عالم بالا ہوئے اس کے بعد یہ مجموعہ جس کا اہل علم کو شدید انتظار تھا آپ کے فرزند ارجمند مولانا فضل الرحمان صاحب

مدظلہ کے ہاتھ آیا اور آپ نے اس کی تحقیق و تعلیق کے لئے حضرت مولانا مفتی محمد ولی حسن صاحب نور اللہ مرقدہ کا انتخاب کیا۔ مفتی صاحب نے اس کی تحقیق و تعلیق پر اپنے تمام علمی و تدریسی مصروفیات کے باوجود توجہ مرکوز کی مگر اس دوران آپ پر فالج کا حملہ ہوا اور یوں اس عظیم شرح پر کام معرض التواء میں پڑ گیا۔ بعد ازاں مولانا فضل الرحمان صاحب مدظلہ نے یہ عظیم خدمت استاذنا المکرم مجاہد کبیر شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب مدظلہ کے سپرد کی اور یوں قرعہ فال آپ کے نام نکلا۔ آپ نے بھی اپنی تمام علمی تحقیقی تدریسی اور جہادی مصروفیات و مشاغل کے باوجود شب و روز محنت شاقہ سے کام لے کر اس کی تحقیق و تعلیق کا کام بطریق احسن انجام دیا۔ اور آج اپنے وقت کے جلیل القدر امام عزیمت کی وقیع شرح سنن ترمذی اپنے عہد کے مسلم شیخ الحدیث کے ہاتھوں اس کی ایک جلد مکمل ہو کر زیور طباعت سے آراستہ ہوئی۔

ابتداء میں استاذنا المحترم علامہ ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب مدظلہ کا مبسوط فصیح عربی میں ایمان پرور مقدمہ ہے جس میں حضرت مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحب رحمہ اللہ کے مفصل احوال و آثار ہیں۔ جس کے مطالعہ سے حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کی شخصیت اور عبقریت اجاگر ہو جاتی ہے اور عربی زبان کی طراوت و حلاوت اس پر مستزاد۔

بطور تبرک ڈاکٹر صاحب مدظلہ کے اس وقیع مقدمے سے چند اقتباسات یہاں قارئین کے ذوق مطالعہ کی تصقیل و جلا کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔

وقد نجح المفتی محمود فی الاصوات فی سابع من دسمبرسنة ١٩٧٠م نجاحاً لا مثل له فی باکستان و کان فی مقاومته ذوالفقار علی بوتو الذی انفق اموالاً کثیرة واستعمل رجال الحکومة ولکنه و رسب فی الاصوات وفاذ المفتی بذیادة ثلاثة عشر الف صوت ..... واستسلم بوتو معترفا بقوله بانی لااقوم ابداً فی الاصوات ضدالمفتی محمود مع ان السفیر الامریکی المتعین فی اسلام آباد مسترفارلیند کان یسعیٰ لیلا ونهارا مع رجاله فی تضلیل الناس ضد المفتی محمود وانفق اموالاً باهضة ولکن الله تعالیٰ نضر وجوه العلماء والمحدثین وسود وجوه اعداء العلماء و رجال الدین..... کان اصولیا حافظاً لاصول الفقه وفقیهاً عبقریا یسرو اقوال الائمة الاربعة بالادلة و محدثاً المعیاً یشرح الاحادیث شرحاً وافیا ومفسراً عملا قایفسر القرآن بالقرآن وبالا حادیث و باقوال الصحابة والتابعین متجرافی المسائل النحویه والبلاغیه والمسائل المنطعیة والفلسفة وخطیباً بلیغاً یجذب القلوب بخطبه الذهبیة ومحاضراً متیناً یلقی المحاضرات الساعات الطویلة من ذاکراته الواعیة ومفتیاً عظیماً یفتی علی المسائل الحویصة و المسائل الجدیدة وسیاسیاً اسلامیا الخ

قل ان يجود الزمان بامثالهم من نوادر الزمان وعجائب الدهر كان همه الوحيد هم الاخرة كان يسعى ليلا و نهارا بان يدى بام عينيه النظام الشرعى فى ربوع باكستان"

اسی طرح ابتداء میں مولانا فضل الرحمان صاحب مدظلہ کے دو صفحات اس شرح کے پس منظر کے متعلق ہیں آخر میں ہم ان ہر دو حضرات علامہ ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب مدظلہ اور مولانا فضل الرحمان صاحب مدظلہ کو اعماق قلوب اور دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے نہ صرف اہل علم پر بلکہ تمام امت پر بہت بڑا احسان کیا ہے اور ان شاء اللہ محدثین و فقہاء مفتیین کرام اور مدرسین و طلبہ حضرات اس کو حرز جاں سمجھ کر استفادہ کی کوشش کریں گے اور صاحب شرح کی عبقریت کو دیکھتے ہوئے اس کی نفیس تحقیقات اور علمی تدقیقات سے حظ وافر حاصل کریں گے۔

الكنز المتوارى فى معادن لامع الدرارى وصحيح البخارى

تالیف : شیخ الحدیث برکۃ العصر حضرت مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

ناشر : موسسۃ الخلیل الاسلامیہ فیصل آباد، پاکستان۔

علماء دیوبند کثر اللہ سوادھم نے برصغیر میں علوم دینیہ کی جو خدمت کی ہے اس پر ایک عالم شاہد عدل ہے۔ علوم قرآنیہ و نبویہ کی ترویج واشاعت میں اکابرین دیوبند نے اپنی زندگیاں تج دیں اور آج دنیا کے سامنے انکی تحقیقات اور تدقیقات کا ایک بیش بہا ذخیرہ موجود ہے جس سے علماء و مفتیین محدثین و مفسرین مدرسین اور طلبہ یکساں مستفید ہو رہے ہیں علاوہ ازیں عامۃ المسلمین کے استفادے کے لئے عام فہم زبانوں میں ان کی کتابیں تصحیح عقائد واعمال کے لئے مشعل راہ ہیں۔

ہمارے ان برگزیدہ اکابرین دیوبند میں ایک عظیم نام برکۃ العصر ریحانۃ الہند، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ کا بھی ہے جس کے اسم گرامی سے دنیا کا چپہ چپہ واقف ہے کیونکہ آپ کی مشہور عالم تبلیغی نصاب جس کو اب فضائل اعمال سے یاد کیا جاتا ہے اور دنیا کی بیشتر زبانوں میں اس کے تراجم ہوئے ہیں۔ عالم کے کونے کونے میں یہ کتاب پہنچ چکی ہے۔ اور ہزارہا افراد کو اللہ نے اس سے ہدایت نصیب فرمائی۔ اس کے ساتھ ساتھ علمی دنیا پر آپ کا یہ عظیم احسان ہے کہ احادیث کی صحیح ترین کتاب بخاری شریف کے تراجم اور ابواب کی شرح بھی آپ کے قلم معجز رقم سے آئی ہے اور ان تراجم بخاری کے متعلق علماء نے لکھا ہے کہ فقہ البخاری فی تراجمہ۔ حضرت شیخ الحدیث کی اسی شرح کے بارے میں محدث عصر حضرت الشیخ مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے فرمایا کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ نے ابواب و تراجم بخاری کے حل کا قرضہ پوری امت کی طرف سے ادا کر دیا ہے